روزنامہ ٹیلیفون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعرات 31 جنوری 2002ء 16 ذی قعد 1422 ہجری - 31 صلح 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 27

کلمۂ تقویٰ

حضرت ابی بن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کلمۂ تقویٰ سے مراد لا الہ الا اللہ ہے۔

(مسند احمد حدیث نمبر 20301)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جو اللہ تعالیٰ کے لئے تقویٰ اختیار کرتا ہے تو ہر مشکل سے اللہ تعالیٰ اس کو رہائی دے دیتا ہے۔ لوگوں نے تقویٰ کے چھوڑنے کے لئے طرح طرح کے بہانے بنا رکھے ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ جھوٹ بولے بغیر ہمارے کاروبار نہیں چل سکتے اور دوسرے لوگوں پر الزام لگاتے ہیں کہ اگر سچ کہا جائے تو وہ لوگ ہم پر اعتبار نہیں کرتے ۔ پھر بعض لوگ ایسے ہیں۔ جو کہتے ہیں کہ سود لینے کے بغیر ہمارا گزارہ نہیں ہوسکتا ۔ ایسے لوگ کیونکر متقی کہلا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ تو وعدہ کرتا ہے کہ میں متقی کو ہر ایک مشکل سے نکالوں گا ۔ اور ایسے طور سے رزق دوں گا جو گمان اور وہم میں بھی نہ آسکے۔ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے جو لوگ ہماری کتاب پر عمل کریں گے ان کو ہر طرف سے اوپر سے اور نیچے سے رزق دوں گا۔ پھر فرمایا ہے کہ فی السماء رزقکم۔ (الذریٰت :23) جس کا مطلب یہی ہے کہ رزق تمہارا تمہاری اپنی محنتوں اور کوششوں اور منصوبوں سے وابستہ نہیں۔ وہ اس سے بالاتر ہے۔ یہ لوگ ان وعدوں سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور تقویٰ اختیار نہیں کرتے ۔ جو شخص تقویٰ اختیار نہیں کرتا وہ معاصی میں غرق رہتا ہے اور بہت ساری رکاوٹیں اس کی راہ میں حائل ہو جاتی ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 42)

خدا تعالیٰ بار بار فرماتا ہے کہ جو تقویٰ اختیار کرے گا اسے تمام مشکلات سے نجات ملے گی اور ایسے طور پر اسے رزق دے گا کہ اسے علم بھی نہ ہوگا۔ یہ کس قدر برکت اور نعمت ہے کہ ہر قسم کی تنگی اور مشکل سے آدمی نجات پا جاوے اور اللہ تعالیٰ اس کے رزق کا کفیل ہو لیکن یہ بات جیسا کہ خود اس نے فرمایا۔ تقویٰ کے ساتھ وابستہ ہے اور کوئی امر اس کے ساتھ نہیں بتایا کہ دنیوی مکر و فریب سے یہ باتیں حاصل ہوں گی۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 151)

خصوصی درخواست دعا

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ کی صحت کے بارہ میں یہ تازہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔

حضرت میاں صاحب کی چھاتی میں کافی پانی تھا جس کی وجہ سے سانس لینے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے اور پھیپھڑوں پر بھی اثر ہے۔ ڈاکٹر علاج کے ذریعہ پانی نکال رہے ہیں۔ تکلیف میں افاقہ ہوا ہے۔ لیکن تا حال طبیعت خطرے سے باہر نہیں ہے۔ احباب سے حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ وعاجلہ کیلئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

مثالی وقار عمل و ہفتہ شجرکاری

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

3 تا 10 فروری 2002ء

تمام قائدین اور خدام مثالی وقار عمل و ہفتہ شجرکاری کو کامیاب بنانے کے لئے مندرجہ ذیل امور خصوصی طور پر پیش نظر رکھیں۔

☆ اپنی مجلس عاملہ کے اجلاس میں اس ہفتہ کے لئے معین سکیم تیار فرمائیں۔

☆ اپنے ماحول میں ایسے مقامات کی نشاندہی کریں جہاں وقار عمل اور شجرکاری کی ضرورت ہو۔

☆ 3 فروری 2002ء کو ''مثالی وقار عمل'' کریں۔ جس کا دورانیہ کم از کم دو گھنٹے ہو۔ کام نمایاں نوعیت کا ہو اور کم از کم پچاس فیصد خدام حاضر ہوں۔

☆ فروری کا مہینہ ''شجرکاری'' کے لئے مناسب موسم ہے اس لئے اپنے ماحول میں زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں۔ ہفتہ شجرکاری 4 تا 10 فروری منائیں۔

☆ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے کچھ عرصہ قبل اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ اہل ربوہ اپنے گھروں میں کم از کم تین پھل دار پودے (کینو، امرود، تیسرا کوئی بھی اپنی مرضی سے) لگائیں۔ حضور کی

باقی صفحہ 7 پر

عرفانِ حدیث

نمبر 102

مرتبہ: عبدالسمیع خان

تربیتی کلاس

حضرت مالک بن الحویرثؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم چند ہم عمر نوجوان حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور 20 دن حضورؐ کے پاس ٹھہرے آپؐ بہت ہی مہربان اور نرم دل تھے جب آپؐ نے محسوس کیا کہ ہم گھر والوں کے پاس جانا چاہتے ہیں تو آپؐ نے ہم سے پوچھا کہ کس کس کو پیچھے چھوڑ آئے ہو۔ ہم نے بتا دیا۔ آپؐ نے فرمایا اب گھر واپس جاؤ ان میں رہو اور ان کو علم دین سکھاؤ اور نیک باتوں کا حکم دو۔ اور جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے نماز پڑھو۔ جب نماز کا وقت آئے تو کوئی ایک اذان دے اور جو بڑا ہے وہ نماز پڑھائے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب الاذان للمسافر۔ حدیث نمبر 595)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم چند ہم عمر نوجوان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ بڑی دلچسپ روایت اس لحاظ سے ہے کہ اس زمانے میں ہم عمر نوجوان ٹولے بنا بنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا کرتے تھے اور دوسری قسم کے ہم عمر، بڑے بھی آتے ہوں گے۔ مگر اب جو میں نے غور کیا تو دیکھا کئی دفعہ ایک مجلس سے، ایک جماعت سے ملتے جلتے مزاج کے لوگ اکٹھے آ جایا کرتے ہیں، یہاں ٹھہرتے ہیں۔ تو یہ بنیادی طور پر وہی نیکی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں رائج ہوئی تھی اور اس کی کچھ مثالیں ہم اب اپنی زندگی میں بھی دیکھ رہے ہیں۔ عرض کرتے ہیں، بیس دن ٹھہرے۔ آپؐ نہایت نرم دل اور مشفق تھے۔ جب آپؐ نے محسوس فرمایا کہ اب ہم اپنے گھر کو واپس جانا چاہتے ہیں تو آپؐ نے ہم سے دریافت فرمایا کہ تمہارے کون کون سے عزیز وطن میں ہیں اب یہ بھی ایک عجیب اسلامی آداب کی تعلیم ہے۔ جو بڑی لطافت سے دی گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کو اجازت مانگنے کی ضرورت نہیں پڑی اور وہ اجازت مانگنا ان کے دل پر گراں گزرتا ہوگا۔ مگر چونکہ انہوں نے اجازت نہیں مانگی اس لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو نظر انداز نہیں فرمایا کہ وہ تکلیف اٹھا رہے ہیں اور اب واپس جانے کی نیت ہوگی۔ تو یہ بات یوں بنتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آنے والوں پر نظر رکھا کرتے تھے اور دیکھتے رہتے تھے کہ کب تک یہ شرح صدر کے ساتھ، خوشی کے ساتھ ٹھہر سکتا ہے اور کب کچھ تکلیف کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ پس وہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود محسوس فرمایا کہ اب ہم شاید وطن کو لوٹنا چاہتے ہیں تو آپ نے اور رنگ میں بات پوچھی۔ یہ نہیں کہا کہ تم واپس جانا چاہتے ہو۔ فرمایا کون کون سے عزیز وطن میں ہیں، پیچھے کن کو چھوڑ آئے ہو۔ ہم نے حضور کو بتایا تو آپ نے فرمایا تم لوگ اپنے اہل و عیال کے پاس جاؤ۔

اب یہ اجازت کا انداز بھی کیسا لطیف ہے۔ حیرت انگیز ان کو ان کا بہانہ دکھا دیا جو ان کے لئے ایک وجہ جواز بنتی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کے جانا ان کے لئے شرم کا موجب نہ رہا۔ کیونکہ خواہ مجبور بھی تھے مگر چھوڑ کر جانا ایک ان کے دل پر کوفت تھی۔ تو آپؐ نے ان کا جانا کتنا آسان فرما دیا۔ فرمایا ان کا بھی تو حق ہے جن کو پیچھے چھوڑ آئے ہو اس لئے واپس جاؤ اور یہ باتیں جو تم نے مجھ سے سیکھی ہیں ان کو جا کے سکھاؤ۔ انہیں دینی احکام سکھاؤ اور انہیں ان پر عمل کرنے کے لئے کہو اور جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح نماز پڑھتے رہو۔ یہ حقیقی نماز ہے اس طرح نماز کا حق ادا کیا جاتا ہے۔ جب نماز کا وقت ہو تم میں سے کوئی اذان کہے اور جو تم میں سے بڑی عمر کا ہے وہ نماز پڑھائے۔ یہ جو لفظ بڑی عمر کا ہے اس نے مجھے متعجب کیا کیونکہ دوسری احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ خواہ چھوٹی عمر کا ہو جسے قرآن کریم زیادہ آتا ہو وہ نماز پڑھائے اور دوسرے یہ سارے ہم عمر ہی تھے۔ صاف راوی بیان کر رہا ہے کہ ہم ایک جیسی عمر کے تھے تو یہ حساب تو نہیں ہوگا کہ اس زمانے کی پیدائش کا حساب کریں کہ کون چند دن پہلے پیدا ہوا اور کون چند دن بعد پیدا ہوا لیکن ساتھ ہی میرا مسئلہ حل ہو گیا۔ راوی ابو قلابہؓ کہتے ہیں کہ مالک بن حویرثؓ نے مجھے یہ باتیں بتائی تھیں لیکن ان میں سے کئی باتیں بھول گیا ہوں۔ اب راوی کا تقویٰ ہمارے کام آ گیا۔ ان بھولی ہوئی باتوں میں یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کا علم زیادہ رکھنے والے کو امام بننے کا اہل قرار دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ چھوٹا بچہ بھی بعض بڑی عمر کے صحابہ کو نماز پڑھایا کرتا تھا کیونکہ اس کو قرآن کریم زیادہ آتا تھا۔ پس یہ حدیثوں کے صحیح ہونے اور ان کے الفاظ کی صحت کے متعلق راویوں کی احتیاط کرنے کا ایک نمونہ ہے۔ ہر وہ حدیث جو اعلیٰ درجے کے مضامین قرآن کی مطابقت کے ساتھ رکھتی ہے اس کے متعلق ہرگز شک کی ضرورت نہیں کہ کوئی راوی کمزور ہے یا نہیں۔ اور اگر مطابقت نہیں رکھتی تو کتنے ہی پکے راوی ہوں وہ حدیث وہاں مشکوک ہو جائے گی جہاں قرآن کے واضح احکامات سے منافی باتیں کر رہی ہوں گی۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 12 دسمبر 97ء)

ایک نسخہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اٹھاؤ کہ جب کوئی دکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ اور جو مصائب اور مشکلات ہوں ان کو کھول کھول کر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرو کیونکہ یقیناً خدا ہے اور وہی ہے جو ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے انسان کو نکالتا ہے۔ وہ پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے۔ اس کے سوا کوئی نہیں جو مددگار ہو سکے۔ بہت ہی ناقص ہیں وہ لوگ کہ جب ان کو مشکلات پیش آتی ہیں تو وہ وکیل، طبیب یا اور لوگوں کی طرف تو رجوع کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کا خانہ بالکل خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ (صاحب ایمان) وہ ہے جو سب سے اول خدا تعالیٰ کی طرف دوڑے"۔ (ملفوظات جلد نہم صفحہ 113)

ماحول کی صفائی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"بدقسمتی سے پاکستان کے ہر شہر، ہر دیہات اور ہر اہم اور عام جگہ پر صفائی اور حفظان صحت کا خیال نہیں رکھا جاتا بلکہ جو صحت افزاء مقامات ہیں وہاں بھی ماحول کو اتنا گندہ کر دیا گیا ہے کہ طبیعت سخت گھبراتی ہے۔ گلی محلوں میں جگہ جگہ گندگی کے ڈھیر اور پولیتھین بیگ تو اس قدر بکھرے پڑے ہیں کہ شاید ہی کوئی ایسی جگہ ہو جہاں بیگ برا منظر پیش نہ کرتے ہوں۔ رستوں میں گندگی پھینکنا ہماری فطرت ثانیہ سی بن گئی ہے لیکن جو کچھ ہمارے بس میں ہے وہ تو ہم کر سکتے ہیں اپنی جسمانی، بدنی اور گھر، گلی، کوچے، محلے، شہر کی صفائی کا خیال بھی آسانی سے رکھ سکتے ہیں اور ماحولیاتی آلودگی کے بداثرات کو کم کرنے کے لئے اور صاف ہوا کی فراہمی کے لئے شجرکاری کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ آمین۔

علاوہ ازیں عبادت گاہوں کی صفائی اور طہارت خانوں میں فینائل یا ڈیٹول کا استعمال بھی ہونا چاہئے۔ بعض عبادت گاہوں کی اندرونی صفائی کا تو اہتمام کیا جاتا ہے لیکن اس کے غسل خانے اور طہارت خانے اور وضو کرنے کی جگہیں خاطر خواہ صاف نہیں ہوتیں۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 9 اپریل 1999ء)

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

گوتم بدھ کو حاصل ہونے والا گیان

مکرم مسعود احمد خان صاحب دہلوی

قسط دوم آخر

گوتم بدھ کا مجاہدہ اور اس کے بعض پہلو

اس طرح قریباً تیس سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد گوتم بدھ کی زندگی کا یکسر ایک نیا دور شروع ہوا۔ یہ تھا تلاش حق کی جستجو میں عظیم ریاضتوں اور جانگسل مجاہدوں کا پر صعب و پرمحن دور۔ دھرمانند کوسمبی (جن کا اوپر ذکر آچکا ہے) چونکہ اس بات کے سرے سے قائل نہ تھے کہ گوتم بدھ کسی بہت بڑی مملکت کے راجہ کے فرزند تھے۔ ان کے نزدیک وہ ایک معزز و متمول زمیندار یا جاگیردار کے بیٹے تھے اور اپنے زمانہ کے متمول لوگوں کی طرح ہی زندگی بسر کرتے تھے۔ اسی لئے انہوں نے (دھرمانند کوسمبی نے) اپنی کتاب ''بھگوان بدھ'' میں اس امر کو محض افسانہ قرار دیا ہے کہ انتیس سال کی عمر میں زندگی میں پہلی مرتبہ گوتم بدھ نے یکے بعد دیگرے ایک بوڑھے پھر ایک بیمار اور پھر ایک وفات پا جانے والے شخص کی ارتھی دیکھ کر بہت افسردہ ہوئے۔ اور ان کے دل میں ضعیفی، بیماری اور موت کا کارن معلوم کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ دھرمانند کوسمبی کی تحقیق اور نظریہ کے مطابق گوتم بدھ نے شعور کی عمر کو پہنچنے کے بعد ہی انسانی زندگی کو لاحق ہونے والے روگوں پر غور کرنا شروع کر دیا تھا اور وہ اپنے گرد پھیلے ہوئے پاپ اور اخلاقی فساد و بگاڑ کی ناقابل بیان کیفیت سے نالاں رہنے لگے تھے۔ اور انہوں نے پنڈتوں اور پروہتوں سے مل کر انسانی زندگی کی حقیقت اور اس کی غرض و غایت کے بارہ میں تبادلہ خیالات کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ ''تری پٹک'' میں آلار کالام اور اُدّا کا رام پت نامی جن برہمنوں اور رشیوں کے ساتھ ان کے مکالموں کا ذکر آتا ہے ان کا تعلق سنیاس اختیار کرنے سے بہت پہلے کے زمانے سے ہے۔ اس کی وجہ انہوں نے یہ بیان کی ہے کہ یہ دونوں رشی ان کی اپنی اور قریب کی ریاست مگدھ کے رہنے والے تھے۔ جب کہ سنیاس اختیار کرتے سے پہلے وہ کپل وستو سے سیدھے بنارس کے قریب سرناتھ تشریف لے گئے تھے۔ دھرمانند جی نے لکھا ہے کہ گوتم بدھ آغاز جوانی میں آلار کالام اور اڈّا کا رام پت نامی برہمنوں کے آشرموں میں جا کر ان دونوں سے فلسفہ حیات کے بارہ میں درس لیا کرتے تھے۔ لیکن ان کے درسوں اور ان کے ساتھ تبادلہ خیالات کے نتیجہ میں ان کی تسلی نہ ہو سکی تھی۔ اسی لئے انہوں نے بالآخر سنیاس لے کر سمادھی جمانے اور گیان دھیان میں مصروف رہ کر زندگی کے اصل حقائق سے خود آگاہ ہونے کے لئے انتہائی پرمشقت ریاضتوں میں پڑنے کا فیصلہ کیا۔

سرناتھ میں ان کی ملاقات چار سادھوؤں سے ہوئی۔ ان چاروں نے دنیوی علائق ترک کرنے، بھوکے اور پیاسے رہ کر نفس کشی میں کمال حاصل کرنے اور گیان دھیان میں ہی مشغول رہنے کی ترغیب دلائی۔ چنانچہ انہوں نے بھی اسی جنگل میں ان چار سادھوؤں کے قرب و جوار میں سمادھی جما کر گیان دھیان کی مشق شروع کر دی۔ اس طویل مجاہدہ کے دوران انہیں کچھ حاصل نہ ہوا۔ چنانچہ انہوں نے ان چاروں سادھوؤں کی قربت و معیت ترک کر کے وہاں سے کوچ کرنے کا فیصلہ کیا اور وہ اکیلے ہی سفر کرتے ہوئے موجودہ بہار کے علاقہ گیا میں آوارد ہوئے۔ یہاں کا پرسکون جنگل انہیں بہت پسند آیا۔ انہوں نے وہاں ایک درخت کے نیچے آسن جمایا اور کھانا پینا ترک کر کے صرف قوت لایموت پر گزارہ کرتے ہوئے زندگی کے حقائق پر سوچنا شروع کیا اور ان پر اپنی توجہ مرکوز کر کے اصل حقائق کی کنہہ معلوم کرنے کی جانگسل جدوجہد میں مشغول ہو گئے۔ اس جدوجہد نے انہیں یکسر گھلا کر رکھ دیا حتی کہ کھال کے پیچھے ہڈیوں کا پنجر نظر آنے لگا۔ آخر ایک دن ان کے دل میں روشنی پیدا ہوئی۔ اور اس کے نتیجے میں حیات و ممات اور دکھ سکھ سے متعلق ایک ایک کر کے تمام عقدے حل ہوتے چلے گئے اور اس طرح نجات کی حقیقی راہ سے انہیں آگاہی بخشی گئی۔

طویل مجاہدے اور ریاضت کے دوران گوتم بدھ کو جو گیان حاصل ہوا اس کے بارہ میں بدھ مت والوں کی طرف سے دعویٰ کیا جاتا ہے کہ انہیں چار بنیادی صداقتوں کا علم حاصل ہوا اور ان میں سے چوتھی صداقت کے ذیل میں عمل و کردار کے ایک ہشت پہلو راستہ کا ان پر انکشاف ہوا۔ بدھ کے ماننے والوں کا کہنا یہ بھی ہے کہ یہ دونوں باتیں (چار بنیادی صداقتیں اور عمل و کردار کا ہشت پہلو راستہ) ایسی ہیں جو پہلے کسی پر منکشف نہ ہوئی تھیں۔

بودھوں کے بقول چار بنیادی صداقتوں میں سے پہلی بنیادی صداقت یہ ہے کہ سنسار میں ہر طرف دکھ ہی دکھ پھیلا ہوا ہے۔ دوسری بنیادی صداقت دکھ کی جڑ اور اس کے سبب پر مشتمل ہے۔ تیسری بنیادی صداقت انقطاع دکھ کے ذریعہ کی وضاحت پر مشتمل ہے۔ چوتھی صداقت کا تعلق ہشت پہلو راستہ سے ہے جس پر گامزن ہو کر انسان دکھ سے مکمل طور پر نجات حاصل کر سکتا ہے۔ خلاصہ ان چار بنیادی صداقتوں کا یہ ہے کہ دکھ خواہشات کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ خواہشات کو جتنا دبایا اور کچلا جائے گا انسان اتنا ہی دکھ کی بجائے سکھ سے ہمکنار ہوتا چلا جائے گا اور عمل و کردار کے ہشت پہلو راستہ پر پوری شرائط سے گامزن ہونے اور جملہ تقاضوں کو پورا کرنے سے اسے کامل نجات (جسے نروان کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے) بالآخر نصیب ہو جائے گی۔

یہ ہشت پہلو راستہ مشتمل ہے آٹھ باتوں پر

1۔ صحیح فہم و ادراک
2۔ صحیح فکر و خیال
3۔ صحیح گفتار
4۔ صحیح عمل
5۔ صحیح ذریعہ معاش
6۔ صحیح جدوجہد
7۔ صحیح چوکسی اور بیداری
8۔ صحیح توجہ اور دھیان۔

اس زمانہ کے مروجہ بدھ مت میں ان چار بنیادی صداقتوں اور عمل و کردار کے اس ہشت پہلو راستہ کی اہمیت اور اس کی انقلاب انگیز تاثیرات پر بہت زور دیا گیا ہے۔ اس بارہ میں سیلون (سری لنکا) کی بدھسٹ پبلی کیشن سوسائٹی چھوٹی بڑی کتابیں شائع کرتی رہتی ہے۔ اور برطانیہ کی بدھسٹ پالی ٹیکسٹ بک سوسائٹی نے بھی اس موضوع پر کچھ کم کتابیں شائع نہیں کی ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو مذکورہ بالا چار بنیادی صداقتیں اور عمل و کردار کا ہشت پہلو راستہ اور اس کی دور از کار فلسفیانہ موشگافیاں بہت بعد کے زمانہ کی پیداوار ہیں جنہیں تری پٹک میں داخل کر کے گوتم بدھ کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔ ان کو حاصل ہونے والا گیان تو ان مسائل کے حل پر مشتمل ہونا چاہئے تھا۔ جنہوں نے انہیں عرصہ دراز سے پریشان کر رکھا تھا اور وہ یہی تھے کہ دنیا میں ہر طرف پاپ پھیلا ہوا تھا اور لوگوں کے نزدیک زندگی کا مقصد اس کے سوا کچھ نہ تھا کہ اپنے عرصہ حیات کو جس حد تک ممکن ہو عیش و عشرت میں گزارا جائے۔ گوتم بدھ کے نزدیک ان کی یہ حالت روحانی موت کے مترادف تھی۔ جو لوگ اس گناہ آلود زندگی سے متنفر تھے اور پاک زندگی بسر کرنا چاہتے تھے ان کی حیثیت آٹے میں نمک کے برابر تھی۔ ان سے اور تو کچھ نہ بن پڑتا وہ سنیاس لے کر تارک الدنیا بننے میں عافیت ڈھونڈنے کی کوشش کرتے۔ وہ عائلی زندگی سے منہ موڑ کر جنگلوں میں جا بسیرا کرتے اور نفس کشی میں اتنا آگے بڑھ جاتے کہ قوت لایموت سے زیادہ کسی چیز کو ہاتھ نہ لگاتے۔ ان کے نزدیک آواگون یعنی ارذل سے ارذل حالت میں بار بار جنم لینے سے نجات کا یہی راستہ تھا کہ وہ سنیاس لے کر رہبانیت کی زندگی اختیار کر لیں۔ گوتم بدھ گناہوں کی بے اندازہ کثرت اور اس کی تباہ کاریوں سے سخت بددل اور دل برداشتہ تھے۔ وہ نہ صرف اپنے لئے بلکہ اردگرد کی تمام دنیا کیلئے گناہ آلود زندگی سے نجات کے متلاشی تھے۔ اگرچہ انہوں نے بھی سنیاس اختیار کیا لیکن زندگی اور اس کی ذمہ داریوں سے فرار اختیار کرنے کی خاطر نہیں بلکہ دوسروں کو گناہ آلود زندگی اور اس کی تباہ کاریوں سے بچانے کی خاطر اور سب کے واسطے راہ نجات تلاش کرنے کی غرض سے انہوں نے اپنے آپ کو جانگسل مشقتوں میں ڈالا۔ ''تری پٹک'' کے بغور مطالعہ سے یہ امر منکشف ہوتا ہے کہ چھ سالہ ریاضت کے بعد انہیں جو گیان حاصل ہوا وہ خلاصۃً یہ تھا:۔

☆.....نجات نہ تارک الدنیا بننے میں ہے اور نہ عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے میں بلکہ نجات وابستہ ہے بین بین کی درمیانی راہ اختیار کرنے کے ساتھ۔

☆.....روحانی بیماریوں اور روحانی موت سے بچنے کے لئے اسی زندگی میں نجات کا حصول ضروری ہے۔ اور وہ حاصل ہو گی گناہوں سے اپنے آپ کو بچانے نیز نیکیاں بجالانے اور پاک زندگی بسر کرنے سے۔

☆.....اس جہان میں بسر کی جانے والی زندگی پر حقیقی موت وارد ہونے کے بعد انسان کے ازسرنو رحم مادر میں داخل ہو کر اور اس جہان میں بار بار جنم لے کر بار بار واپس لوٹ آنے کا سلسلہ یکسر باطل ہے۔ حقیقی موت وارد ہونے کے بعد کسی انسان کے اس جہان میں کسی بھی طور پر واپس لوٹ آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ وہ گناہ آلود زندگی کو موت سے اور گناہوں سے حقیقی نجات کو وہ موت پر فتح پانے سے تعبیر کرتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ میرے آنے اور گیان حاصل کرنے کے بعد بار بار جنم لینے کا سلسلہ تباہی و بربادی سے دوچار ہو کر یکسر منقطع ہو گیا ہے۔

قبل اس کے کہ ہم ''تری پٹک'' میں مندرج گوتم بدھ کے مواعظ کے حوالہ سے ان کو حاصل ہونے والے مندرجہ بالا گیان کی وضاحت کریں یہ بتانا ضروری ہے کہ گوتم بدھ اس خیال سے کہ لوگ ان کو حاصل ہونے والے گیان پر کان نہیں دھریں گے اسے اپنے تک محدود رکھنا چاہتے تھے اور اس کے پرچار سے مجتنب رہنا چاہتے تھے۔ لیکن برہما شاماپتی نامی دیوتا یا اسلامی اصطلاح کی رو سے ایک فرشتہ ان کے سامنے ظاہر ہوا اور اس نے کہا کہ اے گوتم اٹھ اور اس گیان کا پرچار کر جو تجھے عطا کیا گیا ہے۔ یہ خیال درست نہیں ہے کہ لوگ اس کی طرف دھیان نہیں دیں گے۔ نیک فطرت لوگ خواہ وہ تعداد میں کتنے ہی تھوڑے کیوں نہ ہوں وہ تیری باتوں پر ضرور کان دھریں گے، انہیں دل میں جگہ دیں گے، ان پر عمل پیرا ہونگے اور پھر تیرے ساتھ مل کر وہ بھی نئے دھرم کا پرچار کریں گے اور لوگ جوق در جوق

تیری جماعت میں شامل ہوتے جائیں گے۔ گیان حاصل ہوتے ہی گوتم بدھ نے جسمانی طاقت بحال کرنے کے لئے کھانا پینا شروع کر دیا تھا۔ شاماپتی کے ذریعہ ملنے والے پیغام کے بعد وہ خود اختیار کردہ سنیاس سے باہر آئے اور بنارس پہنچ کر ان چار سادھوؤں کو تلاش کر کے جن کے ساتھ مل کر انہوں نے ابتداءً گیان دھیان کا سلسلہ شروع کیا تھا ان تک نئے دھرم کا پیغام پہنچایا۔ گوتم بدھ کے اس پہلے وعظ کو انہیں حاصل ہونے والے گیان کو سمجھنے کے لحاظ سے بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ اس میں انہوں نے معرفت کو جو انہیں حاصل ہوئی تھی بہت غیر مبہم الفاظ میں واضح فرمایا ہے۔ ان کا یہ وعظ تری پٹک کے ''ونایامتن'' میں ''مہاوگا'' کے زیر عنوان درج ہے۔ ان کے اس سب سے پہلے اپدیش کو بدھ مت میں ''راستی کی مملکت اور اس کی بنیاد'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ نیز اسے ''دھرم کے چکر کو حرکت میں لانے کا عمل'' بھی کہا جاتا ہے۔

پہلا نکتہ معرفت: گوتم بدھ نے حاصل ہونے والے گیان کے پہلے نکتہ معرفت کا ذکر کرتے ہوئے اپنے اس پہلے وعظ میں فرمایا:

''اے سادھوؤ اور سنیاسیو! دو انتہائیں ایسی ہیں جن سے ہر اس شخص کو جو دنیا سے دستکش ہونا چاہتا ہے بچنا چاہئے۔

یہ دو انتہائیں کیا ہیں؟ ایسی زندگی جو عیش و عشرت اور سفلی خواہشات کی نذر کر دی جائے اپنے آپ کو اپنے مقام سے گرانے اور خود کو جذبات کے حوالہ کر دینے کے مترادف ہے۔ ایسی زندگی بدقماشی اور بدنہادی پر مبنی ہوتے ہوئے غیر شریفانہ اور بے فائدہ و بے مصرف زندگی ہے۔

اسی طرح ایسی زندگی بھی جس میں نفس کشی کو اس انتہا تک پہنچایا جائے کہ جسم پر مردنی کی سی کیفیت طاری ہو جائے اپنے آپ کو دکھوں اور تکلیفوں کی بھینٹ چڑھانے کی وجہ سے غیر فطری اور ناکارہ زندگی ہے۔

اے سنیاسیو! میں نے اپنے آپ کو ان دو انتہاؤں سے بچا کر ''درمیانی راہ'' کا علم حاصل کیا ہے۔ یہ درمیانی راہ بصیرت کا در کھول دیتی ہے۔ اس سے فہم و فراست کے دریچے وا ہوتے ہیں۔ جو شانتی، گیان اور بالآخر سمبودھی (یعنی کامل نجات) یا نروان سے ہمکنار کرنے کا موجب بنتے ہیں''۔

(حوالہ کے لئے دیکھیں ای۔ ایچ۔ بریوسٹر کی مذکورہ کتاب 'دی لائف آف گوتمادی بدھا'' کا صفحہ 61)

گوتم بدھ کو حاصل ہونے والے گیان کا یہ وہ بنیادی اور مرکزی نکتہ معرفت تھا جسے بعد میں آنے والے ان کے پیروؤں نے فراموش کر دیا۔ اس بنیادی نکتہ معرفت کے ذریعہ انہیں یہ تعلیم عطا کی گئی تھی کہ نہ اس رنگ میں دنیا سے دستکش ہونا درست ہے کہ جس میں اپنے آپ کو گرہستی کی ذمہ داریوں سے آزاد کر کے دنیوی علائق سے یکسر بے تعلق کر لیا جائے اور نہ ہی یہ بات درست ہے کہ اپنے آپ کو عیش و عشرت میں غرق کر کے نیکی اور پارسائی کی راہ سے یکسر دور ڈال دیا جائے حتی کہ انسان کو زندگی کا اعلیٰ مقصد بھولے سے بھی یاد نہ آئے۔ درمیانی راہ اختیار کرنے کی ہدایت کا مقصد صاف ظاہر ہے یہ تھا کہ صرف سفلی اور نفسانی خواہشات کو دبانا ضروری ہے نہ کہ جملہ خواہشات کو۔ سو گویا گرہستی کی ذمہ داریوں کو قبول کر کے جائز اور فطری خواہشات کو اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے پورا کرنا چاہئے۔ یعنی اس امر کا خاص خیال رکھنا چاہئے کہ وہ جائز فطری خواہشات اخلاقی حدود و قیود کی پابند رہیں اور کبھی بے لگام نہ ہونے پائیں۔ آشتی اور سلامتی کی آئینہ دار ایسی درمیانی راہ گرہستی سے فرار اور بے در و بے گھر ہونے کی حالت میں کھلے آسمان کے نیچے درختوں کے سائے تلے زندگی بسر کرنے اور قرب و جوار کی بستیوں والوں کو بھیک پر گزارہ کرنے کی کہاں گنجائش نکلتی ہے۔ اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو مروجہ بدھ مت اور تری پٹک کے چار سو سال بعد مرتب ہونے والے بہت سے حصے گوتم بدھ کو حاصل ہونے والے گیان کے اس مرکزی نکتہ معرفت سے ہٹے ہوئے نظر آتے ہیں۔

دوسرا نکتہ معرفت: گوتم بدھ کو حاصل ہونے والے گیان کا دوسرا نکتہ معرفت یہ تھا کہ انسان کے لئے دو انتہاؤں سے بچ کر درمیانی راہ اختیار کرنا ہی کافی نہیں ہے بلکہ درمیانی راہ پر پوری استقامت سے قائم رہنے کے لئے قدم قدم پر بھٹکانے کی کوشش کرنے والے شیطان کا بڑی پامردی سے مقابلہ کر کے اسے شکست فاش دینا ضروری ہے۔ شیطان انسان کو مسلسل ورغلا کر گناہ آلود زندگی کی طرف دعوت دیتا رہتا ہے۔ غرض اس کی یہ ہوتی ہے کہ وہ اسے پھر گناہوں میں ملوث کر کے دوبارہ روحانی موت سے دوچار کر دے اور اس طرح اسے قدم قدم پر ایک موت کے بعد دوسری موت سے دوچار کرتا چلا جائے۔ انسان معصیت کی طرف واپس لوٹنے سے اس وقت ہی محفوظ ہو سکتا ہے جب وہ شیطان اور روحانی موت پر مکمل فتح حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے۔ جب وہ ان دونوں پر مکمل فتح حاصل کر لیتا ہے تو وہ اسی دنیا میں حقیقی نجات (جسے پالی میں نروان کہتے ہیں) حاصل کر لیتا ہے۔ جب تک انسان ''نروان'' حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہو۔ شیطان کے حملے کا اور روحانی موت کا خطرہ اس کے سر پر منڈلاتا رہتا ہے۔ یہ نکتہ معرفت گوتم بدھ اور شیطان کے مابین اس مکالمہ سے بھی مستنبط ہوتا ہے جو گیان حاصل ہونے پر دونوں کے مابین اس وقت ہوا جب شیطان اپنا آخری حربہ آزمانے کی غرض سے ان کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ ہم شیطان کے ساتھ گوتم بدھ کے اس مکالمہ کو تری پٹک سے مسٹر ای ایچ۔ بریوسٹر کی مذکورہ انگریزی کتاب ''دی لائف آف گوتمادی بدھا'' میں سے یہاں درج کرتے ہیں:۔

''شیطان (Mara) گوتم بدھ کے سامنے ظاہر ہوا اور اس نے کہا تو مادی اور غیر مادی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے۔ تجھے بہت مضبوط زنجیروں نے اپنے شکنجہ میں لے رکھا ہے۔ اے تارک الدنیا گوشہ نشین! تو مجھ سے کبھی چھٹکارا نہ پا سکے گا۔ گوتم بدھ نے اسے جواب دیا ''میں تمام زنجیروں اور جکڑ بندیوں سے (خواہ وہ مادی ہوں یا غیر مادی) آزاد ہو چکا ہوں۔ مضبوط سے مضبوط زنجیروں سے بھی میں نے آزادی حاصل کر لی ہے''۔ پھر گوتم بدھ نے موت سے (ظاہر ہے ان کی مراد ان کی اخلاقی اور روحانی موت سے تھی) مخاطب ہو کر کہا، ''اے موت! تو میرے ہاتھوں چاروں شانے چت ہو کر شکست کھا چکی ہے''۔ شیطان نے ایک دفعہ پھر گوتم بدھ کو ڈرانے اور ورغلانے کی کوشش کی اور بولا ''وہ زنجیریں جو ہوا میں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں ان سے ذہن کو جکڑ بند کیا جاتا ہے۔ اے تارک الدنیا گوشہ نشین! میں ان زنجیروں سے تیری مشکیں کسوں گا اور تو مجھ سے کبھی چھٹکارا حاصل نہ کر سکے گا''۔ گوتم بدھ نے اسے جواب دیا ''جو بھی شکلیں، آوازیں، خوشبوئیں، لذتیں اور رابطے ممکن ہو سکتے ہیں اور حواس خمسہ کو لبھا سکتے ہیں مجھ میں ان کی خواہش اور کشش مفقود ہو چکی ہے''۔ یہ کہنے کے بعد گوتم بدھ نے (شیطان کے ذریعہ مسلط ہونے والی) موت کو مخاطب کر کے کہا: ''اے موت! یاد رکھ تو چاروں شانے چت ہو کر شکست فاش کھا چکی ہے''۔ تب بدی کا علمبردار شیطان (Mara) سمجھ گیا کہ مقدس بدھ مجھ سے خوب واقف ہے۔ انسانوں کا بہی خواہ مجھے اچھی طرح پہچانتا ہے۔ وہ بہت افسردہ اور غمگین ہو کر وہاں سے غائب ہو گیا''۔

(کتاب مذکورہ صفحہ 76,75)

اس اقتباس سے یہ امر واضح ہے کہ گوتم بدھ نے حاصل ہونے والے گیان کے نتیجہ میں درمیانی راہ ہی اختیار نہیں کی تھی بلکہ شیطان اور اس کی طرف سے قدم قدم پر مسلط کی جانے والی روحانی موت پر مکمل فتح حاصل کر کے درمیانی راہ پر پوری استقامت سے تادم آخر گامزن رہنے کا پختہ عزم بھی کیا تھا اور اپنے اس عزم کو پورا کر دکھانے میں وہ کامیاب رہے تھے۔ جبھی تو انہوں نے شیطان کے آخری بار ورغلانے پر بڑے عزم اور پریقین لہجے میں یہ کہہ کر کہ میں گناہ کی ترغیب دلانے والی زنجیروں اور ان کی جکڑ بندیوں سے آزاد ہو چکا ہوں اور اسی زندگی میں بار بار وارد ہونے والی روحانی موت کو میں ہمیشہ ہمیش کے لئے شکست فاش دے چکا ہوں شیطان کو یکسر مایوس کر دیا۔ سو انہیں حاصل ہونے والے گیان کا دوسرا نکتہ معرفت یہ تھا کہ ہر انسان گناہوں سے اپنا دامن بچا کر اور خلوص نیت کے ساتھ نیکیاں بجا لا کر اسی زندگی میں قدم قدم پر وارد ہونے والی روحانی موت سے مکمل طور پر نجات حاصل کر سکتا ہے۔ وہ خود اس موت سے آزاد ہو کر دوسروں کو بھی اس کے شکنجے میں جانے سے محفوظ کرنا چاہتے تھے۔

تیسرا نکتہ معرفت: گوتم بدھ کو جو گیان حاصل ہوا اس میں یہ نکتہ معرفت بھی شامل تھا کہ حقیقی موت وارد ہونے پر جس کے نتیجہ میں یہ مادی جسم تحلیل ہونے کے عمل سے گزرنے لگتا ہے اور بالآخر فنا ہو جاتا ہے انسانوں کے کسی اور شکل میں جنم لے کر اس دنیا میں دوبارہ واپس آنے اور بار بار نئی نئی شکلوں میں جنم لیتے چلے جانے کا عقیدہ باطل ہے۔ کوئی انسان بھی حقیقی موت وارد ہو جانے کے بعد کسی بھی شکل میں اس دنیا میں واپس نہیں آتا بلکہ اگلے جہان میں اپنے اعمال کے مطابق جزا یا سزا کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ چنانچہ ریاضت کے دوران حقائق کے انکشاف کے بعد انہوں نے بنارس پہنچ کر جو پہلا وعظ فرمایا اس میں اس نکتہ معرفت کا بھی بطور خاص ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ:۔

جب میں اپنے جذبات پر مکمل طور پر قابو پانے کی وجہ سے خالی الذہن ہو گیا اور میرا ذہن صاف و شفاف ہونے کی وجہ سے مستقیم الحال بن گیا اور ہر قسم کے میل کچیل سے پاک ہونے سے اس میں نرمی اور لچک پیدا ہو گئی اور وہ حقائق کے عمل کے لئے ہر طرح تیار ہو گیا اور ہر قسم کی بدعنوانی سے بریت نے اس میں ایک خاص نوع کا استحکام پیدا کر دیا تو میں نے اپنے ذہن کی فکری قوتوں کو انسانوں کے وفات پا کر اس جہان سے گزر جانے اور پھر دوبارہ جنم لے کر واپس لوٹنے کے مسئلہ پر مرتکز کر کے اس کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کی تو میں نے انسانی آنکھ کی بصارت سے بلند ہو کر خالص آسمانی بصیرت کی راہ سے انسانوں کو وفات پانے کے بعد (اگلے جہان میں) دوبارہ جنم لیتے ہوئے دیکھا۔ وہ جنم لے رہے تھے عام اور عظیم انسانوں کے طور پر۔ وہ جنم لے رہے تھے خوبصورت اور بدصورت انسانوں کے طور پر، وہ جنم لے رہے تھے خوشی سے معمور حالت میں اور غم و اندوہ میں ڈوبی ہوئی حالت میں۔ مجھے اس سے یہ تفہیم ہوئی کہ انسان (اگلے جہان میں) اپنے اعمال سے مطابقت رکھنے والی حالت میں حاضر ہوتے ہیں۔ میرے ذہن میں یہ بات آئی کہ جو انسان اپنے قول و فعل کے اعتبار سے صالح نہیں ہوتے اور جسے عزت و احترام کی نظر سے دیکھنا چاہئے اس کی اہانت کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو چیز تباہی کی طرف لے جانے والی ہے اسے توقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں اور تباہی کی طرف لے جانے والی باتوں پر عمل کرتے ہیں وہ موت سے بعد مادی جسم کے فنا ہونے کے ساتھ عذاب کے اذیت ناک راستہ پر پڑ کر دوزخ (Hell) میں جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے وہ نیک لوگ جو اپنے قول و عمل اور افکار و خیالات کے لحاظ سے صالح ہوتے ہیں اور جن چیزوں اور ہستیوں کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھنا چاہئے ان کی اہانت کے مرتکب نہیں ہوتے اور جو چیز راستبازی کی آئینہ دار ہو اس کو توقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں اور نیک اعمال بجا لاتے ہیں وہ موت کے بعد انسانی جسم کے تحلیل کا شکار ہو کر فنا ہونے کے ساتھ آسمانی جنت (Heavenly World) کی طرف جانے والے مبارک و مسعود راستہ پر چل پڑتے ہیں۔ ....

اس طرح علم اور بصیرت سے ہمکنار ہو کر میرا ذہن آزاد ہو گیا۔ ہوس پرستی کی زندگی کی چاہت کے فریب میں گھلنے سے، وہ آزاد ہو گیا کسی نہ کسی وجود میں متشکل ہونے کی تمنا کے فریب میں گھلنے سے وہ آزاد ہو گیا اس فریب سے جو جہالت کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔

اس آزادی اور نجات کی فضا میں یہ معرفت ابھری کہ دوبارہ جنم لینے (یعنی اس دنیا میں بار بار واپس

باقی صفحہ 6 پر

لعل تاباں نمبر 32

مرتبہ: فخر الحق شمس

خدمت کا اجر

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو یہ واقعہ سنایا کہ ایک شخص کو راستے میں سخت پیاس لگی- وہ ایک کنوئیں میں اترا اور پانی پی کر اوپر آ گیا- تو دیکھا کہ ایک کتا شدید پیاس سے کنوئیں کے باہر کیچڑ چاٹ رہا ہے- اس نے سوچا کہ جس طرح مجھے پیاس لگی تھی اسی طرح اسے بھی پیاس نے ستایا ہے- چنانچہ وہ اپنا موزہ پکڑ کر کنوئیں میں اترا اور اسے بھر کر منہ سے پکڑ لیا اور اوپر آ کر کتے کو پلایا- اللہ تعالیٰ نے اس کے اس فعل کو قبول فرمایا اور اسے بخش دیا-

صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ کیا جانوروں کی خدمت کا بھی اجر ملے گا حضور نے فرمایا- خدا تعالیٰ ہر جاندار کی خدمت کا اجر عطا فرماتا ہے-

(بخاری کتاب الادب باب رحمۃ الناس والبہائم)

پاک اور خبیث لوگ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

''متقیوں کو اللہ تعالیٰ خود پاک چیزیں بہم پہنچاتا ہے اور خبیث چیزیں خبیث لوگوں کے لئے ہیں...... ایک بزرگ کی کسی بادشاہ نے دعوت کی اور بکری کا گوشت بھی پکایا اور خنزیر کا بھی- اور جب کھانا رکھا گیا تو عمداً سور کا گوشت اس بزرگ کے سامنے رکھ دیا اور بکری کا اپنے اور اپنے دوستوں کے آگے- جب کھانا رکھا گیا اور کہا کہ شروع کرو تو اللہ تعالیٰ نے اس بزرگ پر بذریعہ کشف اصل حال کھول دیا- انہوں نے کہا ٹھہرو- تقسیم ٹھیک نہیں اور یہ کہہ کر اپنے آگے کی رکابیاں ان کے آگے اور ان کے آگے کی اپنے آگے رکھتے جاتے تھے اور یہ آیت پڑھتے جاتے تھے الخبیثٰت للخبیثین (نور: 27)

(خبیث چیزیں خبیث مردوں کے لئے ہیں)

(ملفوظات جلد ششم ص 73-74)

جیسا گناہ ویسی سزا

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں:-

''جس قسم کا کوئی گناہ کرتا ہے اسی قسم کی سزا پاتا ہے یعنی جس غرض کے لئے گناہ کرتا ہے...... اسی طرح چور حصول مال کے لئے چوری کرتا ہے وہ ہمیشہ مفلس ونادار اور غریب رہتا ہے- ایک چور کا ذکر ہے کہ اس نے کسی عورت کا زیور چرا لیا- عورت نے کہا دیکھو مجھے خدا نے وہی زیور پھر دیدیا- مگر تم ویسے ہی بھوکوں مرتے ہو- اس پر وہ تائب ہوا- اسی طرح قمار بازوں کا حال ہے یہی انجام عیاشوں اور شہوت پرستوں کا ہوتا ہے کہ وہ اس لذت سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاتے ہیں-

(حقائق الفرقان جلد 2 ص 332)

قبولیت کے آثار

حضرت عبدالرحیم صاحب (سابق جگت سنگھ) عبادت نہایت خشوع وخضوع اور حضور قلب سے کرتے اور معلوم ہوتا کہ گویا آپ اس دنیا میں نہیں ہیں- مستجاب الدعوات تھے کئی دفعہ ایسا ہوا کہ دعا ختم کرتے ہی اس کی قبولیت کے آثار نمایاں ہو جاتے- ادھر خدا کی طرف سے آپ کو اطلاع ملی اور کئی دفعہ ادھر وہ بات پوری ہوگئی-

(تاریخ احمدیت جلد 19 ص 6'7)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول پر قاتلانہ حملہ کی کوشش

''حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے زمانے میں ان کی حفاظت کا کوئی خاص انتظام نہ تھا- 1910ء کی بات ہے کہ جماعت ہفتم کا ایک طالب علم پالو زام ساکن قادیان اچھا شریف لڑکا سمجھا جاتا تھا- ایک روز رات کو وہ ایک سکھ سمیت غالباً کسی دیوار کو پھاند کر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو قتل کرنے کے لئے آ گیا- صحن میں اس روز حافظ جمال احمد صاحب کے والد صاحب سو رہے تھے- جو بطور مہمان آئے ہوئے تھے- حافظ صاحب کے جدی اقارب سے معلوم ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول جوانی میں بطور مدرس متعین ہوئے تھے تو حافظ صاحب کے دادا کے بھائی کے گھر میں قیام رکھا تھا- اس وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول بھی اس خاندان کے افراد سے انتہائی محبت رکھتے تھے- حافظ صاحب کے والد صاحب کی شکل کچھ حضرت خلیفۃ المسیح سے ملتی تھی- ان دونوں نے انہیں خلیفۃ المسیح الاول سمجھ کر ان کا گلہ دبا دیا تاکہ اس طرح ان کو جان سے مار دیں- معلوم ہوتا ہے کہ گلے کی گرفت اچھی نہ تھی اور والد حافظ صاحب زور سے چلائے اور یہ آواز سن کر اندرون خانہ سے حضور نکل آئے اور حملہ آور بھاگ گئے اور حافظ صاحب کے والد صاحب اس صدمہ یا تکلیف کی وجہ سے ایک دو دن بعد وفات پا گئے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہیں- بعد میں ہر دو گرفتار ہوئے- سکھ کو قید کی سزا ہوئی اور پالو رام پاگل بن گیا اور اسے پاگل خانہ بھجوا دیا گیا-''

(مبشرین احمد جلد اول ص 40)

بات جب اس کی یاد آتی ہے
یاد سے ساری خلق جاتی ہے
سینہ میں نقش حق جماتی ہے
دل سے غیر خدا اٹھاتی ہے
درد مندوں کی ہے دوا وہی ایک
ہے خدا سے خدا نما وہی ایک

(درثمین)

عبادت الٰہی - دعا کی لگن اور عبودیت

صاحبزادی امۃ الجمیل بنت حضرت مصلح موعود کی حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے بارے میں گواہی:-

''میں نے آپ کی تمام بیماری کے دوران صرف اور صرف ایک بات سنی اور وہ یہی کہ ''نماز کا وقت ہو گیا ہے'' مجھے نماز پڑھا دو-'' ہمیشہ باجماعت نماز پڑھنی پسند فرمائی- میرے دیکھنے میں یہ بات بھی آئی کہ آپ یہ چاہتے تھے کہ ہمیشہ باوضو رہیں- اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کے گھر میں نماز باجماعت کا نہایت مناسب انتظام تھا-''

(خالد- دسمبر 85ء' جنوری 86ء ص 41)

محترمہ امۃ الحیٔ صاحبہ بنت حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا بیان:-

1- ''ایک مہینہ اور دس دن کی اس آخری بیماری میں پہلے پانچ دن تو آپ مکمل بے ہوش رہے پھر جب ہوش میں آئے تو غالباً ظہر کا وقت تھا- محمد میاں سلمہ کو آواز دی- محمد میاں سلمہ پاس ہی تھے کہا ''جی ابا السلام علیکم آپ کی کیسی طبیعت ہے؟ فرمایا'' کیا وقت ہے؟ محمد میاں سلمہ نے وقت بتلایا تو فرمایا مجھے ظہر اور عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھا دو- اس دوران ہم سب اللہ کا شکر ادا کر رہے تھے چنانچہ محمد میاں سلمہ نے انہیں نمازیں پڑھا دیں...... وہ گرمی عشق الٰہی سے پگھل رہے ہوتے تھے-''

(خالد ص 44)

2- میرے ابا کا کلمہ طیبہ کا بیج جوان کے پرنور سینہ پر رات دن لگا رہتا تھا (اور میری بے شمار یادیں اس سے وابستہ ہیں) وہ میں نے (ان کے ذاتی معالج - ناقل) ڈاکٹر صاحب کو ابا کی وفات سے قریباً ایک ماہ بعد دے دیا تھا- یہ عظیم تبرک میں اپنے لئے رکھنا چاہتی تھی مگر دراصل وہ ڈاکٹر وسیم احمد صاحب کے لئے مقدر تھا- اللہ تعالیٰ انہیں مبارک کرے آمین...... ابا کے وصال سے چار پانچ دن پہلے ظہر وعصر کے درمیان کا وقت تھا مکمل بے ہوشی تھی ہم سب شدید پریشان تھے سب ان کے پاس ہی تھے کہ انہوں نے اچانک بلند آواز سے کلمہ طیبہ پڑھا مگر آنکھیں نہیں کھولیں-''

(خالد- دسمبر 1985ء ص 45)

ایک غیر از جماعت دوست کی گواہی

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے بارے میں محترم کرنل داؤد احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب تحریر کرتے ہیں-

حضور اپنی ایک بیٹی کی شادی کی تیاری کے لئے لاہور تشریف لے گئے۔ اخراجات بہت کم تھے۔ یہ حضور پر نہایت تنگی کا زمانہ تھا۔ کچھ زیور لینا تھا۔ کچھ کا الٹ پلٹ کرنا تھا۔ آپ ایک بڑے جیولر کی دکان پر گئے جو دلی کا نہایت نک چڑھا تھا اور غیر احمدی تھا۔ جو بڑوں بڑوں کے لئے بھی کبھی اٹھ کر کھڑا نہیں ہوا کرتا تھا۔ حضور کا حلیہ یہ تھا۔ سادی اچکن جس کے کالر کے بھی دھاگے نکلے ہوئے تھے لیکن جونہی حضور داخل ہوئے وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور دونوں ہاتھوں سے آگے بڑھ کر مصافحہ کیا اور کہا کہ حضور حکم کریں۔ اور پھر کسی کو کہا کہ یہ تو اللہ والوں کا چہرہ تھا۔

(ماہنامہ خالد سید ناناصر نمبر ص 95)

حق حلال کی روزی

مکرم محمود مجیب اصغر صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے میٹرک کرنے کے بعد سے لے کر ہمارے گھر کی مالی حالت کافی تنگ رہی- والد صاحب کو واجبی سی تنخواہ میں گھر کے اخراجات اور دو تین بچوں کے ہمہ وقت کالجوں میں پڑھائی کا خرچ برداشت کرنا پڑتا تھا مگر والدین نے ہمت اور دعاؤں سے کام کیا اور بچوں کو کبھی محسوس نہ ہونے دیا کہ کتنی مشکل سے سب اخراجات مہیا ہوتے ہیں-

انجینئرنگ کرنے کے بعد جب مجھے نوکری ملی تو والدہ صاحبہ نے پہلی نصیحت یہ فرمائی کہ ہم پہلے کی طرح روکھی سوکھی کھا کر گزارہ کرلیں گے مگر تم ہمیشہ حق حلال کی روزی کھانا اور کبھی ناجائز رزق کے قریب نہ پھٹکنا-

(الفضل 8 دسمبر 90ء)

تبصرہ کتب

IAAAE کا سالانہ مجلہ

ٹیکنیکل میگزین 2000-2001ء

نام مجلّہ: ٹیکنیکل میگزین 2000-2001ء
زیر اہتمام: انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز
تعداد صفحات اردو: 17
تعداد صفحات انگریزی: 55
پرنٹر و پبلشر: پاور الیکٹرونکس (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور

خوبصورت، دیدہ زیب رنگوں اور سائنسی اشکال سے آراستہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف احمدی آرکیٹیکٹس اینڈ انجینئرز (IAAAE) کا سالانہ مجلّہ 2000-2001ء اس وقت زیر نظر ہے- اس رسالہ کے دو حصے ہیں ایک حصہ اردو زبان اور دوسرا حصہ انگریزی زبان میں ہے جو کہ مجلّہ کے بیشتر مواد پر مشتمل ہے-

اردو حصہ کا پیش لفظ صدر ٹیکنیکل میگزین کمیٹی انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب نے لکھا ہے اور اس کے بعد حضور انور کی طرف سے صدر ٹیکنیکل میگزین کمیٹی کے نام خط شائع کیا گیا ہے- جس میں گزشتہ سال کے میگزین پر خوشنودی کا اظہار ہے- "مذہب اور سائنس میں کوئی تضاد نہیں" کے عنوان سے صفحہ 3 اور 4 پر حضرت خلیفۃ المسیح الاول اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریرات سے بعض اقتباس شامل اشاعت ہیں- 18/ مارچ 1983ء کو بیت اقصیٰ ربوہ میں جو خطبہ حضور انور نے ارشاد فرمایا تھا اس میں احمدی آرکیٹیکٹس اور انجینئرز کو جماعت احمدیہ کی خصوصی ضروریات اور ربوہ کے ماحول اور معاشرہ اور اس کی مہمان نوازی کے تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے سستے مگر مضبوط گھر تعمیر کرنے کے حوالے سے دعوت عام دی اس خطبہ کا اقتباس صفحہ نمبر 5 پر درج کیا گیا ہے-

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے 26/ اکتوبر 1981ء کو ایوان محمود ربوہ میں احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پاکستان سے خطاب کرتے ہوئے تعمیر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری اور خلیفہ وقت کی رہائش کے لئے انجینئرز اور آرکیٹیکٹس کو وقت کی قربانی کرنے اور وقف عارضی کی تحریک فرمائی تھی ان ارشادات کو صفحہ 6 اور 7 پر شائع کیا گیا ہے- معروف سائنسدان آئزک نیوٹن کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات صفحہ 8 تا 10 درج کئے گئے ہیں- جرمنی میں سو بیوت الذکر کی تعمیر کے منصوبے کے تحت تعمیر ہونے والی پہلی "بیت الحمد" کے افتتاح کی تقریب کی تفصیلی رپورٹ صفحہ 12 تا 14 تک شائع کی گئی ہے- حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ایک نہایت مفید نصیحت ہے کہ ابلا ہوا پانی استعمال کریں تا امراض سے بچ سکیں آپ نے سالانہ اجتماع انصاراللہ مرکزیہ 19 نومبر 1971ء کے افتتاح کے موقع پر یہ نصیحت فرمائی- اس نصیحت کو میگزین کے اردو حصہ کے صفحہ 15 پر شائع کیا گیا ہے- سڑکوں پر حادثات کی وجوہات اور روک تھام کے حوالے سے انجینئر محمود مجیب اصغر صاحب کی ایک تحریر اردو حصہ میں شامل اشاعت ہے-

ٹیکنیکل میگزین کے انگریزی حصہ میں سب سے پہلے انجینئر خالد سیف اللہ صاحب آف آسٹریلیا کا مضمون ہے کہ "ہمارا خدا المصور ہے"- بلیک ہول کے بارہ میں قرآنی نظریہ کے حوالہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اقتباس اور پھر بلیک ہولز کے بارہ میں پروفیسر میاں منور احمد صاحب ربوہ کا مضمون شامل اشاعت ہے- IAAAE یورپین چیپٹر کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2000-1999ء، IAAAE کے سالانہ کنونشن 1999ء منعقدہ ربوہ کی رپورٹ، IAAAE کے کینیڈین چیپٹر کی بعض سرگرمیاں، ای کامرس کے بارہ میں انجینئر خالد جمیل سید اور انجینئر احسن لطیف کراچی کا مضمون، انٹرنیٹ کے بارہ میں انجینئر کاشف حسیب کا مضمون، سلپ فارمنگ پر مکرم انجینئر منیر احمد خان صاحب آف کراچی کا مضمون اور انجینئر ملک وسیم احمد خلیل صاحب آف لاہور کا مضمون الیکٹرک سسٹم میں بجلی کے ضیاع کو روکنے اور اس سے صحیح فائدہ اٹھانے کے بارہ میں ٹیکنیکل میگزین کی زینت ہے- انگریزی حصہ کے آخر پر IAAAE کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی برائے سال 2003-2000ء کے اسماء درج کئے گئے ہیں-

ٹیکنیکل میگزین جدید ٹیکنالوجی کے بارہ میں مفید معلومات پہنچانے کے حوالے سے ایک اچھی کوشش ہے جس سے ماہر آرکیٹیکٹس اور انجینئرز کے حاصل مطالعہ اور محنتوں کے نچوڑ سے قارئین مستفیض ہو سکتے ہیں-

(ایم- ایم - طاہر)

افواہ کیسے پھیلتی ہے؟

سنی سنائی بات کو بغیر تحقیق کے آگے بیان کر دینا یا اس پر عمل کرنا افواہ کہلاتا ہے- افواہ سازی کے نقصانات سے سب واقف ہیں- اگر افواہ جنگل کی آگ کی طرح پھیلتی چلی جائے تو بہت نقصان کرتی ہے- لیکن بعض اوقات افواہ سے دلچسپ حرکتیں اور پر مزاح واقعات بھی جنم لیتے ہیں- جس کے بعد انسان خود شرمندگی محسوس کرتا ہے کہ اس نے بغیر تحقیق کے فلاں بات پر کان کیوں دھرا- افواہ کے متعلق درج ذیل واقعہ امریکی مزاح نگار جیمس تھرپر کے ایک دلچسپ مضمون سے ماخوذ ہے-

مشہور شہر کولمبس کی ہائی اسٹریٹ میں زندگی بھرپور انداز سے رواں دواں تھی- اچانک ایک آدمی نے دوڑ لگا دی- شاید وہ گھر جلدی جانا چاہتا تھا- اس کے ساتھ ہی ایک اخبار والا لڑکا بھی بھاگنے لگا- اتفاق سے ایک اور معزز آدمی بھی تیز تیز چلنے لگا- بس پھر کیا تھا ہر کوئی بھاگ رہا تھا، ایک احمقانہ دوڑ شروع ہو گئی- کسی نے بھی معاملہ جاننے کی کوشش نہ کی- اس طرح دس منٹ میں ہائی اسٹریٹ دوڑ کے میدان کا نمونہ پیش کر رہی تھی اسی طرح کسی شخص نے ڈاان کہا اور ایک بوڑھی عورت نے ڈیم سمجھا اور کہہ دیا کہ ڈیم ٹوٹ گیا ہے پھر کیا تھا یہ افواہ جنگل کی آگ کی طرح شہر میں پھیل گئی- ہر کوئی خوف زدہ انداز میں بھاگنے لگا- کیونکہ بند پہلے بھی ٹوٹ چکا تھا اور کافی نقصان ہوا تھا- "بند ٹوٹ گیا" کی آوازوں کے ساتھ ہی اچانک یہ افواہ بھی گردش کرنے لگی کہ مشرق کی طرف جاؤ- کیونکہ مشرقی حصہ قدرے بلند ہے اور سیلاب سے محفوظ ہے-

اس طرح ہائی اسٹریٹ پانی کی بجائے تقریباً تین ہزار آدمیوں سے بھری پڑی تھی- سب کے سب پیدل بھاگ رہے تھے- کسی کو کار استعمال کرنے کا خیال تک نہ آیا- حالانکہ وہاں کاریں موجود تھیں-

آخر کار پولیس اور فوج کی مدد سے حالات پر قابو پایا گیا کافی کوششوں کے بعد لوگوں کو یقین دلایا گیا کہ بند نہیں ٹوٹا- دوسرے دن کاروبار زندگی معمول کے مطابق تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں- دراصل لوگ گذشتہ دن کے واقعہ کی وجہ سے شرمندہ تھے-

بقیہ صفحہ 4

لوٹنے) کا خاتمہ ہو گیا اور ارفع واعلیٰ زندگی کے حصول کا مقصد پورا ہو گیا"-

(حوالہ کیلئے دیکھیں ای- ایچ- بریوسٹر کی مذکورہ انگریزی کتاب "دی لائف آف گوتما دی بدھا" صفحہ 39,38)

چھ سال کی جانکسل ریاضت کے دوران گوتم بدھ کو جو گیان حاصل ہوا اس میں بطور خاص یہ بات شامل تھی کہ آواگون یا مرنے کے بعد اسی جہان میں بار بار جنم لینے کے نظریہ کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے- کوئی انسان بھی موت وارد ہونے اور اس جہان سے گزر جانے کے بعد کسی شکل میں بھی دوبارہ اس جہان میں واپس نہیں آتا بلکہ وہ اپنے اچھے یا برے اعمال کے مطابق اگلے جہان میں جزاء وسزا کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ برے اعمال والے دوزخ میں اور اچھے اعمال والے جنت میں جگہ پاتے ہیں۔ جنت میں جگہ پانے والے ارفع واعلیٰ حیات ابدی حاصل کرنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ حصول گیان کے بعد گوتم بدھ نے اپنے پہلے وعظ کے مذکورہ بالا حصہ میں موت واقع ہونے کے ساتھ جسم کے تحلیل اور فنا ہونے کا بطور خاص ذکر کر کے بتا دیا کہ یہاں ان کی مراد حقیقی موت سے ہے۔ یہ قرینہ صاف بتا رہا ہے کہ حقیقی موت وارد ہو جانے کے بعد اس جہان میں کسی بھی شکل میں دوبارہ واپسی ہرگز ممکن نہیں ہے۔ اس سے آواگون یا بار بار پیدائش کا عقیدہ باطل ثابت ہوئے بغیر نہیں رہتا۔

اس لحاظ سے اگر دیکھا جائے تو گوتم بدھ کو حاصل ہونے والے گیان میں تین باتوں کو بنیادی اہمیت حاصل تھی۔

اول یہ کہ عیش وعشرت میں پڑ کر غفلت میں زندگی بسر کرنا بھی گمراہی ہے اور اسی طرح سنیاس لے کر گرہستی کی ذمہ داریوں سے فرار اختیار کرنا اور تارک الدنیا بن کر رہبانیت اختیار کرنا بھی ضلالت کی راہ ہے۔ نجات ان دونوں انتہاؤں سے دامن بچا کر درمیانی راہ اختیار کرنے میں مضمر ہے یعنی یہ کہ انسان دنیا میں رہ کر اور گرہستی کی ذمہ داریاں احسن طریق سے ادا کر کے بھی دنیا کا نہ بنے بلکہ ہوا و ہوس سے دامن کش رہ کر نیکی پرہیزگاری اور پاک بازی کی زندگی بسر کرے۔

دوسرے یہ کہ انسان اسی زندگی میں بدی کی راہ اختیار کر کے اور اس میں آگے سے آگے قدم بڑھا کر ارذل سے ارذل تر حالت کی طرف منتقل ہو رہا ہوتا ہے۔ یہ حالت بار بار روحانی موت وارد ہونے اور بار بار جنم لینے کے مترادف ہوتی ہے۔ انسان کا فرض یہ ہے کہ وہ چوکس اور بیدار ہو کر نیک اعمال بجالائے اور نیکیوں میں مسلسل آگے قدم بڑھانے کے ذریعہ روحانی موت پر فتح پا کر اپنے آپ کو حیات ابدی کا اہل بنائے۔

تیسرے یہ کہ انسان حقیقی موت وارد ہونے اور اس جہان سے گزر جانے کے بعد اس جہان میں بار بار جنم کے ذریعہ واپس آنے کے نظریہ کو ترک کر کے نیکی اور پارسائی کے ذریعہ اپنے آپ کو اس قابل بنائے کہ اگلے جہان کی جنت میں جگہ پا کر حیات ابدی کا وارث ٹھہرے۔

یہ امر ایک بہت بڑے المیہ سے کم نہیں ہے کہ گوتم بدھ کے پیروان کی وفات کے بعد ہندو برہمنوں کی مسلسل سازشوں اور ریشہ دوانیوں کے زیر اثر آ کر ان کی تعلیم کے مذکورہ بالا ہر سہ پہلوؤں سے دور ہٹتے چلے گئے۔ درمیانی راستہ اختیار کرنے کی بجائے انہوں نے خواہشات کو مٹانے اور گرہستی سے منہ موڑ کر بے در اور بے گھر ہونے کی حالت میں تجرد کی زندگی بسر کرنے کو نجات کا ذریعہ قرار دے ڈالا۔ اور اسی طرح انہوں نے آواگون کے ہندو عقیدہ سے متاثر ہو کر ذرا بدلی ہوئی شکل میں بار بار پیدائش کے نظریہ کو اپنا لیا۔ اس طرح وہ ایک عرصہ نجات کی راہ پر گامزن رہنے کے بعد پھر گمراہی کی طرف واپس لوٹ گئے۔

(نوٹ: یہ سب حوالہ جات E.H.Brewster کی کتاب The Life of Gotama the Buddha سے ماخوذ ہیں، اسے اشاعتی ادارہ Routledge & Kegan Paul Ltd. London نے 1956ء میں شائع کیا تھا)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ضرورت انسپکٹران

ادارہ الفضل کو ایف۔ اے پاس دو انسپکٹران کی ضرورت ہے۔ جو ربوہ سے باہر جماعتوں کا دورہ کرکے بسلسلہ توسیع اشاعت الفضل، مشتہرین سے اشتہارات اور چندہ الفضل کی وصولی کرسکیں۔ دین کی خدمت کا جذبہ رکھنے والے مخلص نوجوان درج ذیل کوائف کے ہمراہ اپنی درخواست صدر/امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ مورخہ 15 فروری 2002ء تک بنام مینیجر الفضل بھجوائیں۔

نام۔ ولدیت۔ عمر۔ تعلیم۔ سکونت

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

اعلان داخلہ برائے پریپ کلاس

نصرت جہاں اکیڈمی میں پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ 16 فروری 2002ء بروز ہفتہ ہوگا۔ داخلہ فارم فیس آفس سے دستیاب ہوں گے۔ داخلہ فارم کے ساتھ تصدیق شدہ برتھ سرٹیفکیٹ منسلک کریں۔ داخلہ فارم پرائمری سیکشن کے کلرک آفس میں مورخہ 6 فروری 2002ء تک جمع کروائیں۔ پریپ کلاس میں داخلہ کے لئے طلباء و طالبات کی عمر 31 مارچ 2002ء تک ساڑھے چار سال تا ساڑھے پانچ سال ہونی چاہئے۔ پریپ کلاس کا داخلہ ٹیسٹ مندرجہ ذیل سلیبس کے مطابق تحریری اور زبانی ہوگا۔

انگلش: انگریزی حروف تہجی = A a to Z z

اردو: اردو حروف تہجی الف تا ے

حساب: گنتی 1 تا 20

قاعدہ یسرنا القرآن: صفحہ نمبر 1 تا 13 عربی تلفظ کے ساتھ سنا جائے گا۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

ولادت

محترم ڈاکٹر منیب طاہر زیروی صاحب مقیم نیو جرسی امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 9 جنوری 2002ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام عثمان احمد طاہر زیروی تجویز ہوا ہے۔ نومولود محترم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب کا پوتا اور محترم معین محمود جنجوعہ صاحب کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین، والدین اور سارے خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

محترم ملک منیر احمد صاحب کارکن نظارت دعوت الی اللہ کی خوشدامن محترمہ اہلیہ محمود احمد سعید صاحب مرحوم کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان کی صحت یابی کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب نائب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور اطلاع دیتے ہیں کہ محترمہ شکیلہ صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا مبارک احمد صاحب نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور مورخہ 9 جنوری 2002ء بوقت 8 بجے شام شیخ زاید ہسپتال لاہور میں 45 سال کی عمر میں گردوں کے فیل ہونے کی وجہ سے وفات پا گئی ہیں۔ ان کی نماز جنازہ مکرم فضل احمد صاحب سمن آباد لاہور نے پڑھائی۔ احمدیہ قبرستان ہانڈو گوجر میں تدفین عمل میں آئی اور قبر تیار ہونے پر مکرم رانا مبارک احمد صاحب محاسب جماعت احمدیہ لاہور نے دعا کرائی۔ مرحومہ مکرم ڈاکٹر مرزا عبدالرؤف صاحب سمن آباد لاہور کی بہو اور مکرم عبدالعزیز بھٹی صاحب ایڈووکیٹ کی بیٹی تھیں۔ اپنے پیچھے ایک بیٹا اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرماتے ہوئے ان کے درجات بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

مکرم غلام رسول صاحب ابن مکرم غلام محمد صاحب 26 جنوری 2002ء رات 10 بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ جماعت احمدیہ ڈیرہ بوستان حافظ کے مخلص احمدی تھے۔ آپ اپنی برادری میں سے اکیلے احمدی تھے بعد میں آپ کی اہلیہ نے بھی بیعت کر لی۔ بہت ہی مخالف اور سخت حالات میں بھی ثابت قدم رہے۔ ان کا جنازہ آج 27 جنوری 2002ء کو مکرم ساجد محمود بٹر صاحب مربی سلسلہ خوشاب شہر نے پڑھایا اور قبر تیار ہونے پر مکرم شفقت احمد قمر صاحب معلم وقف جدید نے دعا کروائی۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

اس خواہش کی تکمیل میں باہر کی مجالس میں بھی ہر احمدی گھرانے میں کم از کم تین پھل دار پودے لگائیں۔ پودے لگانے کا کام خدام کریں اور ہر احمدی گھرانے میں جا کر پودے لگائیں۔

☆ اس ہفتہ کے دوران ہر خادم کم از کم ایک پودا ضرور لگائے نیز اس کی حفاظت بھی کرتا رہے۔

☆ اس ہفتہ اپنے حلقہ کی بیوت الذکر کی صفائی کریں اور مناسب جگہوں پر شجر کاری کریں۔

☆ راستوں کو ہموار کریں اور گندگی کے ڈھیر وغیرہ اٹھانے کا بھی انتظام کریں۔

☆ انفرادی وقار عمل کی بھی خدام کو تلقین کریں مثلاً جوتے پالش کرنا، جرابیں، بنیان وغیرہ دھونا۔

☆ ہفتہ کے اختتام پر تفصیلی رپورٹ مرکز کو بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (مہتمم وقار عمل)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

حامد کرزئی کا دورہ امریکہ

افغانستان کی عبوری حکومت کے سربراہ حامد کرزئی نے وائٹ ہاؤس میں امریکی صدر جارج ڈبلیو بش کے ساتھ ملاقات کے بعد ایسوسی ایٹڈ پریس کے ساتھ انٹرویو میں کہا کہ افغانستان کی تعمیر نو مشکل ہے لیکن ناممکن نہیں۔ صدر بش کے وعدوں پر یقین ہے آزاد افغانستان کا خواہاں ہوں۔ اسامہ اور ملا عمر کو پکڑ لیا تو امریکہ کے حوالے کر دیں گے۔ اب افغانستان دہشت گردوں کا اڈہ نہیں بن سکے گا۔ کیوبا پہنچائے جانے والے دہشت گرد ہیں۔ انہیں جنگی قیدی قرار نہیں دیا جاسکتا۔

یاسر عرفات پر اعتبار نہیں۔ بش

امریکہ کے صدر بش نے کہا ہے کہ یاسر عرفات امن کے ساتھ وابستگی کا غلط دعویٰ کر رہے ہیں۔ ان پر اعتبار نہیں رہا۔ اس بات کو تسلیم نہیں کرسکتے کہ انہیں اسلحہ کی سمگلنگ کا علم نہیں تھا اور نہ وہ اس میں ملوث ہیں۔ میں نے امن کی خواہش کے بارے میں ان کے وعدے پر غلط طور پر یقین کیا۔ یاسر عرفات کے لئے نہ صرف دہشت گردی چھوڑنا ضروری ہے بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ وہ امن کے خواہاں عناصر کو دھمکانے والوں کو گرفتار بھی کریں۔

اسرائیلی ٹینک فلسطینی علاقے میں گھس آئے

یہودیوں کی بستی کے قریب مشرقی بیت المقدس میں اسرائیلی ٹینک فلسطینی علاقے میں گھس آئے۔ متعدد فلسطینیوں کو گرفتار کرلیا گیا۔ اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے 4 فلسطینی زخمی ہوگئے۔

القاعدہ و طالبان قیدیوں سے غیر انسانی سلوک

نیویارک میں قائم انسانی حقوق کی تنظیم ہیومن رائٹس واچ اور ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ القاعدہ کے قریباً 50 قیدیوں کو کیوبا میں بنائے گئے ایسے پنجروں میں رکھا گیا ہے جن کی چھتیں ٹین کی ہیں۔ اور آس پاس کوئی شیلٹر نہیں۔ جس کے باعث قیدی موسمی اثرات سے محفوظ نہیں اور ان کے ساتھ غیر انسانی سلوک روا رکھا جارہا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں نے اس پر بھرپور احتجاج کیا ہے۔

افغانستان میں امریکی ہیلی کاپٹر تباہ

امریکی فوجی ہیلی کاپٹر مشرقی افغانستان میں گر کر تباہ ہوگیا۔ جس سے 16 امریکی فوجی زخمی ہوگئے اس میں 24 فوجی سوار تھے۔

مقبوضہ کشمیر میں 22 دوکانیں نذر آتش

بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں 22 دوکانیں نذر آتش کردی ہیں۔ اور کئی علاقوں میں بھارتی فوج کے مظالم کے خلاف احتجاجی مظاہرے ہوئے بھارتی فوج نے 5 شہری شہید کردیئے۔

اسامہ کا راولپنڈی میں اپریشن ہوا

امریکی ٹیلی ویژن سی بی ایس نے دعویٰ کیا ہے کہ گیارہ ستمبر سے ایک روز قبل اسامہ بن لادن کے گردوں کی صفائی کا اپریشن راولپنڈی کے ملٹری ہسپتال میں ہوا۔ اور اس سلسلہ میں فوج کی مدد سے ملٹری ہسپتال راولپنڈی کے یورالوجی ڈیپارٹمنٹ کا باقاعدہ عملہ ہٹا کر خصوصی ٹیم بھیجی گئی۔ خصوصی ہدایت پر اسامہ کی نگہداشت کی گئی۔ آئی ایس پی آر کے ڈائریکٹر میجر جنرل راشد قریشی نے اس کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ بھارتی پراپیگنڈہ ہے یورالوجی ڈیپارٹمنٹ کے سربراہوں نے اس خبر کو گمراہ کن قرار دیا ہے۔

قندھار ہسپتال پر امریکی حملہ القاعدہ کے اراکین ہلاک

امریکہ کی سپیشل فورسز نے قندھار کے اس ہسپتال پر ہلہ بول دیا جہاں گزشتہ دو ماہ سے القاعدہ کے مسلح ارکان نے خود کو مورچہ بند کر رکھا تھا۔ 12 گھنٹے کی اس کارروائی کے دوران القاعدہ کے 6 محصور کارکن مارے گئے۔ اسی ایک مدرسہ میں کارروائی کے دوران طالبان کے 15 سپاہی جاں بحق اور 27 قید کر لئے گئے اسلحہ کا ایک ذخیرہ پکڑا گیا۔

نائیجیریا کے اسلحہ ڈپو میں بم دھماکے سینکڑوں ہلاک

نائیجیریا کے تجارتی شہر لاگوس کے اسلحہ ڈپو میں دھماکوں سے سینکڑوں افراد لقمہ اجل بن گئے۔ دھماکوں سے لاگوس شہر لرز اٹھا اور خوفزدہ شہریوں نے قریبی نہر میں چھلانگیں لگا دیں۔ نہر میں ڈوبنے سے سینکڑوں بچے ہلاک اور لاپتہ ہیں۔

افغانستان کے لئے امریکہ کی 50 ملین ڈالر کی امداد

حامد کرزئی اور صدر بش نے وائٹ ہاؤس میں مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور اس موقع پر امریکی صدر نے افغانستان کی تعمیر نو، پولیس اور آرمی کے لئے اور ملک میں معیشت کی بحالی کے لئے مکمل تعاون اور 50 ملین ڈالر امداد کا اعلان کیا۔

القاعدہ اور طالبان قیدیوں کی حیثیت

بش حکومت کے عہدیداروں کے درمیان اس بات پر بحث مباحثہ ہوا کہ افغانستان سے پکڑے گئے القاعدہ اور طالبان کے قیدیوں کو کیا حیثیت دی جائے۔ قومی سلامتی کونسل اس موضوع پر تبادلہ خیال کرے گی۔ وائس آف امریکہ کے مطابق امریکی وزیر دفاع ڈونلڈ رمزفیلڈ نے کہا ہے کہ القاعدہ والے دہشت گرد ہیں۔ گرفتار ارکان جنگی قیدیوں جیسے سلوک کے مستحق نہیں۔

ایکواڈور کا جہاز تباہ 94 ہلاک

ایکواڈور کا ایک مسافر طیارہ کولمبیا کے علاقے میں گر کر تباہ ہوگیا جس سے 94 افراد ہلاک ہوگئے۔

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

☆ جمعرات 31- جنوری غروب آفتاب: 5-43
☆ جمعہ یکم فروری طلوع فجر : 5-36
☆ جمعہ یکم فروری طلوع آفتاب: 7-00

فوجوں کی واپسی کا ٹائم فریم پاکستان نے بھارت کو سرحدوں سے فوجوں کی مرحلہ وار واپسی کی پیشکش کی ہے جبکہ اپنے اس مؤقف کا اعادہ کیا ہے کہ وہ بین الاقوامی سرحد ورکنگ باؤنڈری اور کنٹرول لائن پر کہیں بھی فوجی کارروائی میں پہل نہیں کرے گا- تاہم اگر اس پر حملہ ہوا تو پوری طاقت سے جواب دے گا- ترجمان وزارت خارجہ نے کہ پاکستان دونوں طرف سے فوجوں کی اگلے محاذوں سے زمانہ امن کے مقامات پر مرحلہ وار واپسی کے لئے مذاکرات پر تیار ہے-

صدر مشرف کا اگلے مورچوں کا دورہ صدر مشرف نے کہا ہے کہ پوری قوم اور افواج کسی بھی جانب سے جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہیں- انہوں نے یہ بات لاہور کے نزدیک اگلے دفاعی مورچوں کے دورے پر فوجیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہی- صدر نے اگلے مورچوں پر دفاعی تیاریوں کا جائزہ لیا اور فوجی جوانوں سے بھی ملاقات کی-

پاک امریکہ دفاعی اور فوجی تعاون کا فروغ

پاکستان میں امریکہ کی سفیر وینڈی چیمبرلین نے کہا ہے کہ موجودہ حالات کے تناظر میں امریکہ' پاکستان اور اس کے عوام کو تنہا نہیں چھوڑے گا- پاک امریکہ دفاعی اور فوجی تعاون کو فروغ دینے کے لئے امریکہ پاکستان پر عائد فوجی اور دفاعی پابندیوں پر نظر ثانی کرنے کے لئے تیار ہے- صدر مشرف کا دورہ امریکہ پاکستان اور اس کے عوام کی تقدیر بدل دے گا-

پاکستان کے سفر پر پابندیوں میں نرمی

امریکہ نے پاکستان کے سفر پر پابندیوں میں نرمی کر دی ہے اور غیر ضروری سفارتی عملے اور سرکاری ملازموں کے اہل خانہ کے سفر پر پابندی اٹھالی ہے- تاہم پاکستان جانے والے امریکیوں سے کہا گیا ہے کہ وہ غیر معمولی حفاظتی انتظامات کریں-

دور افتادہ ترقی کیلئے اقدامات گورنر پنجاب نے کہا ہے کہ حکومت دور افتادہ علاقوں کی تیز رفتار ترقی کے لئے موثر اقدامات کر رہی ہے تا کہ صوبہ کا ہر علاقہ ترقی کرنے کے یکساں مواقع حاصل کر سکے- لاہور میں منعقد ہونے والے ناظمین ضلع کے ایک اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے گورنر نے چولستان کے رہائشیوں کو تین ماہ کی مقررہ مدت کے اندر مالکانہ حقوق فراہم کرنے کی ہدایات جاری کیں اور کہا کہ چولستانیوں کے لئے پینے کے صاف پانی کی فراہمی نظام آبپاشی کی اصلاح' مال مویشیوں کے لئے پانی کی فراہمی اور علاقہ میں سیاحت کے فروغ کے لئے ضروری روڈ نیٹ ورک کو بہتر بنانے کے لئے موثر اقدامات کئے جائیں-

صدر بش کا کانگرس سے خطاب صدر بش نے امریکی کانگرس سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ کو ابھی بھی دہشت گردی سے خطرہ ہے- اور دہشت گردی کے مکمل خاتمے تک امریکی کارروائی جاری رہے گی- خطاب کے دوران صدر بش نے پاکستان اور صدر پرویز مشرف کے اقدامات کو سراہا ہے جو پاکستان نے دہشت گردی کے خاتمہ کے لئے کئے ہیں- کانگرس سے خطاب کے دوران افغان عبوری انتظامیہ کے سربراہ حامد کرزئی بھی موجود تھے-

بھارت اور پاکستان کی کشیدگی خطرناک ہے- امریکہ امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے بھارت اور پاکستان کے درمیان کشیدگی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ذرا سی چنگاری آگ بھڑکا سکتی ہے- دونوں ملکوں کی فوجیں پوری طرح مسلح اور آمنے سامنے کھڑی ہیں کشیدگی روکنے کے لئے ہر ممکن کارروائی کی جانی چاہئے-

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے
تیار کردہ: ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

سرکن اور اپھارہ
کے علاوہ حیوانات کی دیگر امراض کے لئے
علاج' ادویات اور لٹریچر دستیاب ہے
کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون آفس 213156 فون کلینک 771
فون سیلز 211047

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61-

We Save Your Appliances
UNIVERSAL STABILIZERS
UNIVERSAL® REGD TRADE MARK
VOLTAGE STABILIZERS/REGULATORS
UNIVERSAL® REGD TRADE MARK

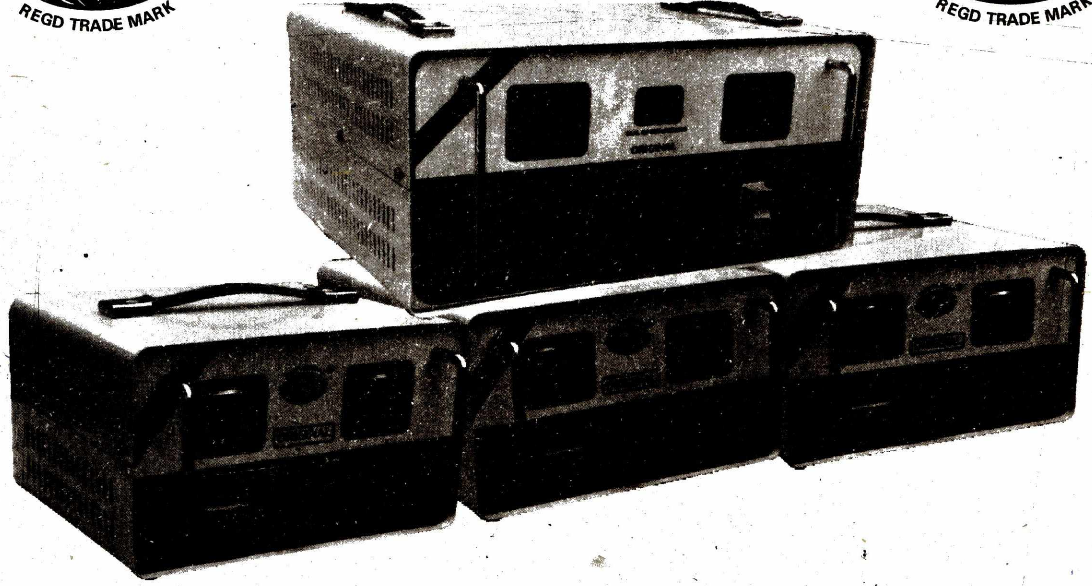

PEACE is the need of the day and the UNIVERSAL® Stabilizer provides it

Voltage Stabilizers/Regulators for Refrigerator, Freezer, Computer, Fax, Dish Antenna, Photocopier, Air Conditioner and Home appliances
(Also available in time delay and auto cutoff models)

®TMRegd#113314, 77396 Ⓓ Design Regd#6439 © Copy Right:4851,4938,5562,5563,5775

Dealer: HASSAN TRADERS RABWAH